6194-کیا نشئی گاہکوں کواشیاء فروخت کرنا جائز ہے

سوال

میرے والد صاحب کا جنرل سٹور ہے، اور بعض اوقات وہاں نشہ میں دھت گاہک آتے ہیں، توکیا اس طرح کے گاہکوں سے ہم لین دین کرسکتے ہیں؟ اور اگر جائز ہے توکیا ان سے اور کے ہاتھوں میں پکڑي ہوئی بیئر کی بوتلوں سے جن سے وہ شراب پی رہے ہوتے ہیں آنے والی شراب کی بو سونگنے کی بنا پر ہمارا وضوء ٹوٹ جائے گا؟

پسندیدہ جواب

ہم نے مندرجہ ذیل
سول فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے رکھا :

یورپی ممالک میں ایک جنرل سٹور والے
شخص کے پاس نشئی عیسائی یا نشہ میں دھت چکراتے ہوئے لوگ مباح اشیاء خریدنے آتے ہیں
توکیا انہیں اشیاء فروخت کرنا جائز ہے؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جی ہاں جبکہ وہ عیسائی ہوں؟

سوال :؟

کیوں؟

جواب :

اس لیے جائز ہے کہ عیسائی شراب کے حلال
ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں.

سوال :؟

ہمیں اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے
کہ عقد کا ایک فریق اپنی عقل میں نہیں (یعنی عاقل نہیں)

جواب :

کیا وہ خریداري کرنا نہیں جانتا؟

سوال : ؟

نشئی کی کئی ایک حالتیں ہیں : بعض
اوقات وہ خریداري کرنے کے قابل ہوتا اور بعض اوقات خریداري کرنے کے قابل نہیں ہوتا ؟

جواب : ؟

جب وہ اس حالت میں ہوں کہ انہیں کوئی
علم تو اس کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں.

سوال : ؟

لیکن جب نشئی یہ جانتا ہو کہ وہ کیا
کر رہا ہے تو؟

جواب :

تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ آیت
کریمہ میں ہے کہ :

.{تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ
جاؤ حتی کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو}.

واللہ اعلم.